مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، گذارش ہے کہ میرا آن لائن کام ہے، جس میں ہمیں پارسل بھیجنے کے لئے مختلف قسم کا پیکنگ میٹریل درکار ہوتا ہے، جس میں سب سے ضروری چیز سلوشن ٹیپ ہوتی ہے، جس میں مختلف سائز ہوتے ہیں، مثلاً 1 انچ، 2 انچ، 3 انچ، جو کہ ہم پچھلے 2 سال سے اردو بازار کے 1 دوکاندار سے لے رہے ہیں، 2 سال بعد پتہ چلا کہ ہم جو ٹیپ 2 انچ کی لے رہے ہیں، وہ درحقیقت پونے 2 انچ ہے، اسی طرح 3 انچ والی پونے 3 انچ ہے، جس سے ہم ٹیپ لے رہے ہیں وہ ایک دیندار بندہ ہے اور ہم اس اعتماد پر چیز لے رہے تھے کہ یہاں دھوکہ دہی نہیں ہوگی، ابھی جو ٹیپ کا آڈر دیا وہ بھی مقرر سائز کے مطابق نہیں ہے، اب ایسے مال لینے سے انکار کرنا جو مطلوبہ سائز سے کم ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

وضاحت: مطلوبہ سائز ڈیڑھ انچ کا آڈر دیا، جو سوا انچ تیار کر کے دے رہا ہے۔ بل پر بھی ڈیڑھ انچ کا سائز لکھا ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ کسی کاریگر یا دوکاندار کو آرڈر دے کر مال بنوانا شرعاً جائز ہے اور اس کو شریعت کی اصطلاح میں استصناع کہتے ہیں، پھر مال تیار ہو جانے کے بعد اگر کاریگر نے گاہک کے آڈر کے مطابق مال نہیں بنایا تو گاہک کو مال نہ لینے یا واپس کرنے کا اختیار ہے۔ اگر کاریگر نے گاہک کے آرڈر کے مطابق مال بنایا ہے، تو گاہک کو واپس کرنے کا اختیار نہیں ہے، بلکہ مال لینا لازم ہے۔ لہذا بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر سائل نے ٹیپ کا سائز کی پہلے صراحت کر دی تھی، جو کہ بل پر بھی لکھا ہوا ہے، پھر کاریگر /

دوکاندار مطلوبہ سائز سے کم مال دے رہا ہے، تو گاہک کو اختیار ہو گا کہ ایسے مال کو نہ لے، اگر لے چکا ہے اور استعمال نہیں کیا تو واپس کر دے۔

کما في شرح المجلة للاتاسی :
"إذا انعقد الاستصناع فليس لأحد العاقدين الرجوع عنه و إذا لم يكن المصنوع على الأوصاف المطلوبة المبينة كان المستصنع مخيرًا لفوات الوصف المرغوب فيه أما الصانع فلا خيار له مطلقًا؛ لأنه باع مالم يره و لاخيار للبائع ... و أما إلزام الصانع على العمل و عدم رجوع الآمر عنه فهو و إن صرح به في التنوير للدرر و الوقاية إلا أنه مخالف لكثير من كتب المذهب لقول البحر : وحكمه الجواز دون اللزوم و لذا قلنا للصانع أن يبيع المصنوع قبل أن يراه المستصنع لأن العقد غير لازم لما في البدائع : و أما صفته فهي أنه عقد غير لازم قبل العمل من الجانبين بلا خلاف ، حتي كان لكل واحد منها خيار الامتناع من العمل ، كالبيع با لخيار للمتبايعين فإن لكل واحد منهما الفسخ و أما بعد الفراغ من العمل قبل أن يراه المستصنع فكذلك حتى كان للصانع أن يبيعه ممن شاء و إذا أحضره الثاني فلا خيار لهما عند الثاني و عليه هذه المادة ....الخ" (رقم المادة :٢٩٣ ، الباب السابع في بيان البيع و أحكامه ، الفصل الرابع : في الاستصناع٤٠٧،٤٠٦/٩ ط : مكتبة إسلامية ، كوئٹه)

کما في البدائع الصنائع :
"(وأما) حكم الاستصناع فحكمه في حق المستصنع - إذا أتى الصانع بالمستصنع على الصفة المشروطة - ثبوت ملك غير لازم في حقه حتى يثبت له خيار الرؤية إذا رآه، إن شاء أخذه وإن شاء تركه، وفي حق الصانع ثبوت ملك لازم إذا رآه المستصنع ورضي به، ولا خيار له، وهذا جواب ظاهر الرواية.وروي عن أبي حنيفة أنه غير لازم في حق كل واحد منهما حتى يثبت لكل واحد منهما الخيار.وروي عن أبي يوسف - رحمه الله - أنه لازم في حقهما حتى لا خيار لأحدهما لا للصانع ولا للمستصنع أيضا (وجه) رواية أبي يوسف أن في إثبات الخيار للمستصنع إضرارا بالصانع؛ لأنه قد أفسد متاعه وفرى جلده وأتى بالمستصنع على الصفة المشروطة فلو ثبت له الخيار لتضرر به الصانع فيلزم دفعا للضرر عنه.
(وجه) الرواية الأولى أن في اللزوم إضرارا بهما جميعا، أما إضرار الصانع فلما قال أبو يوسف: وأما ضرر المستصنع فلأن الصانع متى لم يصنعه، واتفق له مشتر يبيعه فلا تندفع حاجة المستصنع فيتضرر به فوجب أن يثبت الخيار لهما دفعا للضرر عنهما."(فصل فی الشرائط التي يرجع إلى المسلم، ٥/٢١٠ ط : دارالكتب العلمية)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۶/ جمادی الثانی/ ۱۴۴۴ھ

09/ جنوری/ 2023ء

الجواب صحیح
محمد شرافت رفیق
9 جنوری 2023
16 جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
شہاب الدین